سخت گندی دشناموں کے بعد اس پر کیا نظر کہ انہوں نے ائمہ کو بھی بُرا اور تقلید کو ناجائز کہا ان عظیم ملعون کفروں کے آگے یہ کیا قابلِ ذکر ہے لہذا دونوں گروہ کفر میں برابر اور سگِ زرد و شغال و سگِ سیاہ و خوک سے زیادہ باہم حقیقی برادر ہیں۔

(۳) یہ سب مسائل وہابیت ہیں اور ہم واضح کرچکے کہ وہابیہ مسلمان نہیں اگرچہ نفس مسائل فی انفسہا کفر نہ ہوں سوائے انکار علم غیب کہ اگر نہ صرف لفظ بلکہ معنی کا انکار ہو اور علی الاطلاق ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اصلاً غیب پر اطلاع نہ دی گئی تو یہ انکار بذاتِ خود کفر ہے کہ آیاتِ قرآنیہ ونصوصِ قاطعہ کے علاوہ خود نفس نبوت حضور کا انکار کیا ہے، امام قسطلانی مواہب اللدنیہ شریف میں فرماتے ہیں:

النبوۃ ھی الاطلاع علی الغیب [1]	یعنی نبوت کے معنی ہی یہ ہیں کہ غیب پر مطلع ہونا۔

(۴) یہ چاروں حضرات عناصر اربعہ دیوبندیت ائمۃ الکفر انھم لاایمان لھم (یہ وہ ہیں جن کے پاس ایمان نہیں۔ت) بکسر ہمزہ میں چہ جائے فتحہ، جواب دوم میں دیوبندیوں کی نسبت علمائے حرمین طیبین کا فتوٰی سن چکے کہ یہ سب باجماع امت کافر مرتد ہیں جو ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر، اور انہیں اکابر نے تقریظات حسام الحرمین شریف میں جابجا نام بنام بھی ثلثہ سابقہ پر حکم کفر فرمائے۔ صفحہ ۴۲:

ان غلام احمد القادیانی ورشید احمد ومن تبعہ کخلیل الانبیتھی واشرفعلی وغیرھم لاشبھۃ فی کفرھم بلامجال بل لاشبھۃ فی من شك بل فیمن توقف فی کفرھم بحال من الاحوال۔[2]	غلام احمد قادیانی ورشید احمد اور جو اس کے پیرو ہوں جیسے خلیل احمد انبیٹھی اور اشرفعلی وغیرہ ان کے کفر میں کوئی شبہہ نہیں، نہ شک کی مجال، بلکہ جو ان کے کفر میں شک کرے بلکہ کسی طرح کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے اس کے کفر میں شبہہ نہیں۔[3]

ص ۵۸:

غلام احمد القادیانی و	غلام احمد قادیانی ورشید احمد و

[1] المواہب اللدنیۃ المقصد الثانی الفصل الاول المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۷۶

[2] حسام الحرمین مکتبہ نبویہ لاہور ص ۹۴

[3] حسام الحرمین مکتبہ نبویہ لاہور ص ۹۵

رشید احمد و خلیل احمد و اشرف علی من اھل الکفر الجلی۔[1]	خلیل احمد و اشرف علی کھلے کافر ہیں۔[2]

ص ۶۰:

رشید احمد و اشرف علی و خلیل احمد من ذوی الکفر الجلی۔[3]	رشید احمد و اشرف علی و خلیل احمد کھلے کفر والے ہیں۔[4]

ص ۶۸ و ۷۰:

اطلعت علی کلام المضلین فوجدتہ موجبا لردتھم و ھم اخزاھم اللہ تعالٰی رشید احمد و اشرف علی و خلیل احمد من ذوی الکفر الجلی۔[5]	میں ان گمراہ گروہ کے اقوال پر مطلع ہوا تو میں نے پایا کہ ان کے اقوال ان کے مرتد ہو جانے کے موجب ہیں، اور وہ (انہیں اللہ رسوا کرے) رشید احمد و اشرف علی و خلیل احمد ہیں جو کھلے کفر والے ہیں۔[6]

ص ۱۰۰:

الفرقۃ المارقۃ التی تدعی بالوھابیۃ منھم المارق المنقص لشان الالوھیۃ والرسالۃ قاسم النانوتوی ورشید احمد گنگوہی و خلیل احمد انبیٹھی واشرف علی تھانوی۔[7]	گروہ خارج از دین جسے وہابیہ کہا جاتا ہے ان میں سے بے دین سے نکلنے والا شان الوہیت و رسالت کا گھٹانے والا قاسم نانوتوی رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھی، اشرف علی تھانوی۔[8]

[1] حسام الحرمین مکتبہ نبویہ لاہور ص ۶۵
[2] حسام الحرمین مکتبہ نبویہ لاہور ص ۶۶
[3] حسام الحرمین مکتبہ نبویہ لاہور ص ۶۷
[4] حسام الحرمین مکتبہ نبویہ لاہور ص ۶۸
[5] حسام الحرمین مکتبہ نبویہ لاہور ص ۷۵ و ۷۷
[6] حسام الحرمین مکتبہ نبویہ لاہور ص ۷۶ و ۷۸
[7] حسام الحرمین مکتبہ نبویہ لاہور ص ۱۰۷
[8] حسام الحرمین مکتبہ نبویہ لاہور ص ۱۰۸

ص ۲۸ و ص ۳۰:

والقلسمية قولهم صريح فی تجويز نبوة جديدة لاحد بعده ولا شك ان من جوز ذلك فهو كافر باجماع المسلمين وعليهم وعلى من رضی بمقالتهم تلك ان لم يتوبوا غضب الله ولعنته الی يوم الدين۔[1]	قاسم نانوتوی کے قول سے صاف ظاہر ہے کہ یہ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت جدیدہ ملنی جائز مان رہے ہیں اور کچھ شک نہیں کہ جو اسے جائز مانے وہ باجماع علمائے اُمت کافر ہے ان لوگوں پر اور جو ان کی اس بات پر راضی ہو اس پر اللہ کا غضب اور اللہ کی لعنت ہے قیامت تک اگر تائب نہ ہوں۔[2]

ص ۳۲ و ۳۴:

قول رشيد احمد الگنگوهی فی البراهين القاطعة كفر واستخفاف صريح برسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وقد نص ائمة المذاهب الاربعة ان من استخف برسول الله كافر۔[3]	وہ جو رشید احمد گنگوہی نے براہین قاطعہ میں لکھا کفر ہے اور صاف صاف حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی شان گھٹاتا ہے چاروں مذہب کے اماموں نے تصریحات فرمائی ہیں کہ شانِ اقدس گھٹانے والا کافر ہے۔[4]

ص ۳۴:

قول اشرفعلی تهانوی كفر صريح بالاجماع اشد استخفافا برسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من مقالة رشيد احمد فيكون كفرا بطريق الاولى موجبا لغضب الله	وہ جو اشرف علی تھانوی نے کہا وہ کھلا ہوا کفر ہے بالاتفاق اس میں رشید احمد کے قول سے بھی زیادہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تنقیص شان ہے تو بدرجہ اولٰی کفر ہوگا اور قیامت تک اللہ تعالٰی کے غضب ولعنت کا

---

[1] حسام الحرمین مکتبہ نبویہ لاہور ص ۳۵ و ۳۷

[2] حسام الحرمین مکتبہ نبویہ لاہور ص ۳۶ و ۳۸

[3] حسام الحرمین مکتبہ نبویہ لاہور ص ۳۹ و ۴۱

[4] حسام الحرمین مکتبہ نبویہ لاہور ص ۴۰ و ۴۲

جو آج تک رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بھی نہ سمجھے تھے نانوتوی صاحب نے سمجھی بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور (یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔[1] حفظ الایمان تھانوی ص ۷ نبی اور غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ اس کی کا ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت۔[2] حفظ الایمان ص ۸۔

والہذا علمائے کرام حرمین شریفین نے فتاوی الحرمین میں غیر مقلد پر یہ حکم فرمایا:

ھو من اھل البدعۃ والنار[3]	وہ بدعتی جہنمی ہے۔[4]

اور حسام الحرمین شریف میں دیوبندیوں کی نسبت یوں ارشاد فرمایا:

ھٰؤلاء الطوائف کلھم کفار مرتدون خارجون عن الاسلام۔[5]	یہ طائفے سب کے سب کافر مرتد ہیں باجماع امت اسلام سے خارج ہیں۔[6]

اور تحقیق یہ ہے کہ ان صریح جلی ملعون کفروں کے ایجاد میں دیوبندی پیش قدم ہیں اور ان کے تسلیم میں وہابی و غیر مقلد سب یکساں وہمدم ہیں کوئی وہابی ان لعین کفروں اور اللہ و رسول کو شدید غلیظ گالیوں پر دیوبندیوں کی تکفیر نہ کرے گا بلکہ اپنی چلتی ساتھ ہی دے گا اور علمائے کرام دیوبندیوں کو فرماچکے۔

من شك فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔[7]	جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔[8]

تو ملعون کفروں میں سب برابر ہوئے اور اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ان

---

[1] حفظ الایمان تھانوی محمد عثمان خاں تاجر کتب مالک کتب خانہ اشرفیہ دہلی ص ۸

[2] حفظ الایمان تھانوی محمد عثمان خاں تاجر کتب مالک کتب خانہ اشرفیہ دہلی ص ۹

[3] فتاوی الحرمین

[4] فتاوی الحرمین

[5] حسام الحرمین مکتبہ نبویہ لاہور ص ۳۱

[6] حسام الحرمین مکتبہ نبویہ لاہور ص ۳۲

[7] حسام الحرمین مکتبہ نبویہ لاہور ص ۱۳

[8] حسام الحرمین مکتبہ نبویہ لاہور ص ۱۴

ہاں بالفرض اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ وہابیت و وہابیہ سے جدا ہو وہابیہ کو گمراہ و بددین، دیوبندیہ کو کفار مرتدین جانتا مانتا ہو صرف قیام و عرس میں کلام رکھتا ہو تو محض اس وجہ سے اسے سنیت و حنفیت سے خارج نہ کہا جائے گا مگر آج کل یہ فرض از قبیل فرض باطل ہے، آج وہ کون ہے کہ ان میں کلام کرے اور ہو سنی بالظلم مگر بہ تقیہ کہ وہابیہ میں روافض سے کچھ کم نہیں،

(۲) دونوں میدانِ کفر میں کفرسی عــہ رہان ہیں، دونوں کے پیچھے نماز باطل محض جیسے مسیح چرن یا ہنگا دین کے پیچھے۔

کما حققناہ فی النھی الاکید عن الصلوۃ وراء عدی التقلید وغیرہ من کتبنا وفتاوٰنا۔	جیسا کہ ہم نے اس کی تحقیق اپنے رسالہ النھی الاکید عن الصلوۃ وراء عدی التقلید اور دیگر کتب و فتاوٰی میں کردی ہے۔(ت)

فتح القدیر شرح ہدایہ میں ہے:

روی محمد عن ابی حنیفۃ و ابی یوسف رضی اللہ تعالٰی عنھم ان الصلوۃ خلف اھل الھواء لایجوز۔[1]	امام محمد علیہ الرحمہ نے امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما سے روایت فرمایا کہ بدمذہب کے پیچھے نماز جائز نہیں(ت)

بظاہر غیر مقلد دیوبندیہ سے بدتر ہیں کہ عقائدِ کفر وضلال میں دونوں متحد اور ان میں انکار تقلید و بدگوئی ائمہ زائد خود امام الدیابنہ رشید گنگوہی کے فتاوٰی حصہ دوم صفحہ ۲۱ میں ۲ گروہ غیر مقلد میں نذیر حسین دہلوی کی نسبت ہے۔

ان کو مردود اور خارج اہل سنت سے کہنا بھی سخت بے جا ہے[2]۔

عقائد میں سب متحد مقلد اور غیر مقلد ہیں۔ اور مفتی سے اگر غیر مقلدین اور دیوبندیہ کے بارے میں سوال ہوگا تو دیوبندیوں پر حکم سخت تر دے گا کہ اس کا مطمحِ نظر وصف عنوانی ہے ترک تقلید و بدگوئی ائمہ کو دیوبندیہ کے ان اقوال سے کیا نسبت ہے جو سرگروہانِ دیابنہ گنگوہی، نانوتوی و تھانوی کے ہیں کہ ابلیس کو علم غیب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لیے مانے تو صریح مشرک۔

عــہ: دونوں ریس کے گھوڑوں کی مانند ہیں جو ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔

---

[1] فتح القدیر کتاب الصلوۃ باب الامامۃ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/ ۳۰۴

[2] فتاوٰی رشیدیہ مولوی نذیر حسین اہلحدیث کو برا کہنے کا حکم محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب کراچی ص ۱۸۵

رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب والعمل علی ھذا عند اھل العلم. قال النووی واسنادہ ضعیف نقلہ میرک. فکأن الترمذی یرید تقویۃ الحدیث بعمل اھل العلم. والعلم عند اللہ تعالٰی کما قال الشیخ محی الدین ابن العربی انہ بلغنی عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم. انہ من قال لاالٰہ الااللہ سبعین الفا. غفر اللہ تعالٰی لہ. ومن قیل لہ غفرلہ ایضا. فکنت ذکرت التہلیلۃ بالعدد المروی من غیران انوی لاحد بالخصوص. فحضرت طعاما مع بعض الاصحاب وفیھم شاب مشھور بالکشف. فاذاھو فی اثناء الاکل اظھر البکاء. فسألتہ عن السبب. فقال اری امی فی العذاب. فوھبت فی باطنی ثواب التہلیلۃ المذکورۃ لھا فضحک وقال انی اراھا الاٰن فی حسن المآب فقال الشیخ فعرفت صحۃ الحدیث بصحۃ کشفہ وصحۃ کشفہ بصحۃ الحدیث[1]۔	یعنی امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے اور اہل علم کا اس پر عمل ہے سید میرک نے امام نووی سے نقل کیا کہ اس کی سند ضعیف ہے تو گویا امام ترمذی عمل اہل علم سے حدیث کو قوت دینا چاہتے ہیں واللہ تعالٰی اعلم اس کی نظیر وہ ہے کہ سیدی شیخ اکبر امام محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا مجھے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے حدیث پہنچی ہے کہ جو شخص ستر ہزار بار لاالٰہ الا اللہ کہے اس کی مغفرت ہو اور جس کے لئے پڑھا جائے اس کی مغفرت ہو، میں نے لاالٰہ الا اللہ اتنے بار پڑھا تھا اس میں کسی کے لئے خاص نیت نہ کی تھی اپنے بعض رفیقوں کے ساتھ ایک دعوت میں گیا اُن میں ایک جوان کے کشف کا شہرہ تھا کھانا کھاتے کھاتے رونے لگا میں نے سبب پوچھا، کہا اپنی ماں کو عذاب میں دیکھتا ہوں، میں نے اپنے دل میں کلمہ کا ثواب اُس کی ماں کو بخش دیا فوراً وہ جوان ہنسنے لگا اور کہا اب میں اُسے اچھی جگہ دیکھتا ہوں، امام محی الدین قدس سرہ فرماتے ہیں تو میں نے حدیث کی صحت اس جوان کے کشف کی صحت سے پہچانی اور اس کے کشف کی صحت حدیث کی صحت سے جانی۔

امام سیوطی تعقبات عــہ میں امام بیہقی سے ناقل تداولھا الصالحون بعضھم عن بعض وفی ذلک تقویۃ للحدیث المرفوع[2] اسے صالحین نے ایک دوسرے سے اخذ کیا اور اُن کے اخذ میں حدیث مرفوع

عــہ باب الصلاۃ حدیث صلاۃ التسبیح ۱۲ منہ

[1] مرقات شرح مشکوٰۃ الفصل الثانی باب ما علی الماموم من المتابعۃ مطبوعہ امدادیہ ملتان ۱۸/۳

[2] التعقبات علی الموضوعات باب الصلوٰۃ مکتبہ اثریہ سانگلہ ہل ص ۱۳

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا خاتم النبیین بمعنی نبی آخر الزماں ہونا جیسے خود رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے آج تک سب مسلمان سمجھ رہے) جاہلوں کا خیال ہے ناسمجھی ہے یہ وصف کریم نہ کوئی کمال ہے نہ اُسے فضیلت میں دخل نہ وہ مدح میں ذکر کرنے کے قابل آیت کے یہ معنی ہوں تو خدا پر زیادہ گوئی کا وہم [3] قرآن کی عبارت بے ربط (تحذیر الناس نانوتوی صاحب ص ۲ و ۳) بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبی صلعم عـــہ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ [2] (تحذیر الناس ص ۳۴) بڑوں (علماء وائمہ وصحابہ خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کا فہم نہ پہنچا۔ طفل ناداں یعنی نانوتوی صاحب) نے ٹھکانے کی بات کہہ دی۔ [3] (تحذیر الناس ص ۳۴) یعنی یہ کہ خاتم النبیین کہنا محض جھوٹی ہوا بندی ہے اس لیے کہ ختم زمانی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آج تک تمام صحابہ وائمہ وعلماء ومسلمین (ان کے زعم میں) براہِ نافہمی سمجھے ہوئے تھے اور ص ۱۱ تحذیر الناس پر خود برائے تصنع کہا تھا کہ اس کا منکر بھی کافر ہوگا۔ [4] وہ تو اس صورت میں کہ بعد زمانہ نبوی صلعم عـــہ۲ بھی کوئی نبی پیدا ہو جائے زائل ہو ہی گیا کہ وہ تو خود یہ اقرار تحذیر الناس ص ۲ یہی تھا کہ آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ [5] جب حضور کے بعد اور نبی پیدا ہوا تو سب میں آخری کب رہیں گے یہ تو گیا ہی اور اس کے جاتے ہی نانوتوی صاحب کا ساختہ ختم ذاتی بھی ختم شد کہ اسے ختم زمانی لازم تھا تحذیر ص ۹ ختم نبوت بمعنی معروض کو تاخر زمانی لازم ہے۔ [6] لازم گیا تو ملزوم کہاں غرض نہ ختم زمانی رہا نہ ذاتی، سب فنا اور خاتمیت بجا اس میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾۔ [7] (اللہ تعالٰی یونہی مہر کردیتا ہے متکبر سرکش کے سارے دل پر (ت) یہ ہے وہ ٹھکانہ کی بات

عـــہ و عـــہ۲: ہم کہتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم ۱۲ منہ غفرلہ

---

[1] تحذیر الناس کتب خانہ رحیمیہ دیوبند سہارن پور ص ۲۱
[2] تحذیر الناس کتب خانہ رحیمیہ دیوبند سہارن پور ص ۲۵
[3] تحذیر الناس کتب خانہ رحیمیہ دیوبند سہارن پور ص ۲۶
[4] تحذیر الناس کتب خانہ رحیمیہ دیوبند سہارن پور ص ۱۰
[5] تحذیر الناس کتب خانہ رحیمیہ دیوبند سہارن پور ص ۳
[6] تحذیر الناس کتب خانہ رحیمیہ دیوبند سہارن پور ص ۸
[7] القرآن الکریم ۴۰/ ۳۵

لعنتہ الٰی یوم الدین [1]۔	موجب [2]۔

رہے چوتھے دیوبندی صاحب یہ انہیں اگلے تین کے پیچھے ہیں مگر کروڑوں خداؤں کے پوجنے میں آگے ہیں انہوں نے ضمیمہ اخبار نظام الملک ۲۵ اگست ۱۸۸۹ء میں بے تکان چھاپ دیا کہ ان کا خدا چوری کرسکتا ہے کیونکہ آدمی چرا سکتا ہے تو خدا کیسے چور نہ ہوسکے گا، اب ملاحظہ ہو کوئی عاقل اپنی ملک لینے کو چوری نہیں کہہ سکتا تو ضرور ہے کہ بعض چیزیں ان کے خدا کی ملک سے باہر اور دوسرے کی ملک مستقل ہوں اور مالک مستقل نہ ہوگا مگر خدا کہ بندہ کا سب کچھ اس کے مولٰی کا ہے تو ضرور ہے کہ دوسرا خدا ہو جس کی ملک کو ان کا خدا چرا سکے پھر آدمی لاکھوں کروڑوں کی چوری کرسکتا ہے ان کا خدا اگر ایک ہی کی کرسکے تو پھر انسان سے قدرت میں گھٹ رہے تو ضرور ہے کہ دیوبندی کے لاکھوں کروڑوں خدا میں جن کی چوری ان کا یہ خدا کرسکتا ہے یہ ظاہر تو گی محمود حسن نے مگر اصل دلیل ان کے امام الطائفہ اسمٰعیل دہلوی کی ہے کہ یکروزی [3] میں لکھی کہ آدمی جھوٹ بول سکتا ہے خدا نہ بول سکے تو آدمی سے قدرت میں کم رہے اس دلیل ذلیل کے بکثرت رد ہمارے رسائل مثل سبحٰن السبوح وغیرہ میں ہیں مگر وہابیہ پر اس کا ماننا لازم اور سب وہابی خود اس کے قائل ہیں، اب بے دم تھانوی صاحب یا محمود حسن یا کسی دیوبندی یا کسی وہابی میں کہ اس کا جواب لاسکے اور اپنے کروڑوں خدا سے ایک ہی گھٹا سکے۔ "كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ؕ وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ۠"۔ [4] (مار ایسی ہوتی ہے اور بے شک آخرت کی مار سب سے بڑی ہے کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے (ت) واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۹۶: از نصیر آباد راجپوتانہ مرسلہ شیخ عمر ۵ ربیع الاول شریف ۱۳۳۷ھ

اگر کسی کتاب میں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے قول یا فعل سے کھانے پر فاتحہ ہاتھ اٹھا کر پڑھنے کا ثبوت ہو تو برائے مہربانی اس کتاب کا نام اور صفحہ سے بہت جلد اطلاع دیں کیونکہ ایسا دعوی مولوی عبدالحکیم غیر مقلد کرتا ہے جس کے پرچہ کی نقل جو میرے پاس آیا ہوا ہے کرکے خدمت میں روانہ کرتا ہوں ملاحظہ

---

[1] حسام الحرمین مکتبہ نبویہ لاہور ص ۱۴۱

[2] حسام الحرمین مکتبہ نبویہ لاہور ص ۱۴۲

[3] یکروزہ فارسی فاروقی کتب خانہ ملتان ص ۱۷

[4] القرآن الکریم ۶۸ /۳۳

تقلید کو بھی ترک کیا اور خود اہلحدیث بنے یہ غیر مقلد وہابی ہیں ان کا سرگروہ نذیر حسین دہلوی اور کچھ پنجابی بنگالی تھے اور ہیں، اور مقلد وہابیوں کے سرگروہ رشید احمد گنگوہی اور قاسم نانوتوی اور اب اشرف علی تھانوی، جو ان لوگوں کو اچھا جانے یا تقویۃ الایمان وغیرہ ان کی کتابوں کو مانے یا ان کے گمراہ بددین ہونے میں شک کرے وہ وہابی ہے، وہابی کی علامت حدیث میں ارشاد ہوئی کہ ظاہرًا شریعت کے بڑے پابند بنیں گے۔ تحقرون صلوتکم مع صلوتهم وصیامکم مع صیامهم وعملکم مع عملهم[1]۔ تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے آگے حقیر جانو گے اور اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے آگے اور اپنے اعمال کو ان کے اعمال کے آگے یقرؤن القرآن ولا یجاوز تراقیهم[2]۔ قرآن پڑھیں گے مگر ان کے گلے سے نہ اترے گا یعنی دل میں اس کا کچھ اثر نہ ہوگا۔ یقولون من خیر قول البریة[3]۔ باتیں بظاہر بہت اچھی کریں گے، اور ایک روایت ہے۔ من قول خیر البریة۔[4] حدیث حدیث بہت پکاریں گے۔ باینہمہ حال یہ ہوگا یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیة نکل جائیں گے دین سے ایسے جیسے تیر نکل جاتا ہے نشانہ سے ثم لایعودون فیه[5] پھر لوٹ کر دین میں نہ آئیں گے۔ سیماهم التحلیق[6]۔ ان کی علامت سر منڈانا ہوگی۔ مشمر الازار[7]۔ تہبند یا پائچے بہت اونچے۔ ان کے عقائد کا بیان ہمارے رسالہ نور الفرقان اور رسالہ کوکبۃ الشہابیہ میں ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۳۱: از مراد آباد مدرسہ اہلسنت بازار دیوان مرسلہ مولوی ابوالمسعود عبدالودود صاحب طالب علم مدرسہ مذکور یکم جمادی الاولٰی ۱۳۳۶ھ

مولود شریف کی حقیقت کیا ہے اور محفل میلاد میں خاص وقت ذکر ولادت شریف حضور

---

[1] کنز العمال حدیث ۳۰۹۶۲ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/ ۳۲۳

[2] کنز العمال حدیث ۳۰۹۵۰ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/ ۳۲۰، صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب اعطاء المؤلفۃ وبیان الخوارج قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۳۴۰ و ۳۴۳

[3] صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب اعطاء المؤلفۃ وبیان الخوارج قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۳۴۲

[4] کنز العمال حدیث ۳۰۹۵۳ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/ ۳۲۱

[5] کنز العمال حدیث ۳۰۹۴۴ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/ ۳۱۹

[6] کنز العمال حدیث ۳۰۹۳۶ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/ ۳۱۹

[7] صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب اعطاء المؤلفۃ وبیان الخوارج قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۳۴۰

مانا جائے یا نہیں، اور بی بی عمرو کی ہندو کے ہمراہ میلہ رام لیلا کو جائے شریعت سے اس کا نکاح جائز رہا یا نہیں؟

الجواب:

میلہ میں جانا تو حرام ہی ہے اگرچہ اس سے نکاح نہ کیا جائے اور کفار کے لئے جھوٹی گواہی دینی اور وہ بھی ایسی ناپاک بات میں، اور اس کے سبب مسجد کی توہین کرانی قریب بہ کفر ہے اگرچہ اس پر کفر مطلق کا حکم نہ بھی ہو، مگر جب وہ دیوبندیوں کا معتقد ہے تو اسی قدر اس کے کفر کے لئے کافی ہے، فتوٰی علمائے حرمین شریفین میں دیوبندیوں کی نسبت ہے:

من شك فی کفرہ وعذابہ فقد کفر[1]۔	جو ان کے کافر ہونے اور ان کے عذاب کے بارے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

بہر حال عمرو کی عورت اس کے نکاح سے باہر ہے، اور اس سے میل جول حرام ہے، اور اسے برادری سے خارج کرنا فرض، مگر جب اسلام لائے اور اپنے کفر اور ان کبائر سے توبہ کرے، اور دیوبندیہ و دیگر وہابیہ و جملہ کفار کو کافر مانے اس وقت برادری میں شامل کیا جاسکتا ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۲۰۷: از شہر محلہ سوداگراں مسئولہ احسان علی صاحب طالب علم ۱۸ صفر ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید معاذاللہ یہ کہے کہ میں عیسائی یا وہابی یا کافر ہوجاؤں گا، نام ایک فرقہ کا لیا آیا وہ انھیں میں سے ہوگا یا نہیں؟ یا یہ کہے کہ جی چاہتا ہے کہ غیر مقلد ہوجاؤں یا یہ کہے کہ غیر مقلد ہونے کا جی چاہتا ہے، یہ قول کیسا ہے، اگرچہ کسی کو چھیڑنے یا مذاق کی غرض سے کہے، بینوا توجروا

الجواب:

جس نے جس فرقہ کا نام لیا اس فرقہ کا ہوگیا مذاق سے کہے یا کسی دوسری وجہ سے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۲۰۸ تا ۲۱۲: از قصبہ تلہر ضلع شاہجہانپور محلہ ہندوپٹی مسئولہ ضیاء الدین صاحب ۱۸ صفر ۱۳۳۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدہ ونصلی ونسلم علٰی رسولہ الکریم۔

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام دام فیضہم المولی العلام ان مسائل میں، بینوا توجروا

---

[1] درمختار باب المرتد مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۵۶

وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ① [1]۔ لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم۔	چھوڑ دیے جائیں گے کہ ہم ایمان لے آئے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالٰی ہمیں کافی ہے اور وہ اچھا وکیل ہے کوئی حرکت اور کوئی قوت اللہ تعالٰی عظیم وبلند کی مشیت کے بغیر نہیں ہے۔(ت)

بہت اچھا جو صاحب مشتبہ الحال وہابیت سے انکار فرمائیں امور ذیل پر دستخط فرماتے جائیں۔

کھوٹے کھرے کا پردہ کھل جائے گا چلن میں

(۱) مذہب وہابیہ ضلالت وگمراہی ہے۔

(۲) پیشوایان وہابیہ مثل ابن عبدالوہاب نجدی واسمٰعیل دہلوی ونذیر حسین دہلوی وصدیق حسن بھوپالی ودیگر چھوٹے بڑے آروی بٹالوی پنجابی بنگالی سب گمراہ بددین ہیں۔

(۳) تقویۃ الایمان وصراط مستقیم ورسالہ یکروزی وتنویر العینین تصانیف اسمٰعیل اور اس کے سوا دہلوی وبھوپالی وغیرہما وہابیہ کی جتنی تصنیفیں ہیں صریح ضلالتوں گمراہیوں اور کلمات کفریہ پر مشتمل ہیں۔

(۴) تقلید ائمہ فرض قطعی ہے بے حصول منصب اجتہاد اس سے روگردانی بددین کا کام ہے، غیر مقلدین مذکورین اور ان کے اتباع واذناب کہ ہندوستان میں نامقلدی کا بیڑا اٹھائے ہیں محض سفیہان نامشخص ہیں ان کا تارک تقلید ہونا اور دوسرے جاہلوں اور بچوں سے ابلہوں کو ترک تقلید کا اغوا کرنا صریح گمراہی وگمراہ گری ہے۔

(۵) مذاہب اربعہ اہلسنت سب رشد وہدایت ہیں جو ان میں سے جس کی پیروی کرے اور عمر بھر اس کا پیرو رہے، کبھی کسی مسئلہ میں اس کے خلاف نہ چلے، وہ ضرور صراط مستقیم پر ہے، اس پر شرعًا الزام نہیں ان میں سے ہر مذہب انسان کے لیے نجات کو کافی ہے تقلید شخصی کو شرک یا حرام ماننے والے گمراہ ضالین متبع غیر سبیل المومنین ہیں۔

(۶) متعلقات انبیاء واولیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء مثل استعانت وندا وعلم وتصرف بعطائے خدا وغیرہ مسائل متعلقہ موت وحیات میں نجدی ودہلوی اور ان کے اذناب نے جو احکام شرک گھڑے اور

[1] القرآن الکریم ۲۹/ ۲

فی الاعلام فی فصل الکفر المتفق علیہ بین ائمتنا الاعلام من تلفظ بالکفر یکفر وکل من استحسنہ او رضی بہ یکفر اھ[1]۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ طائفے سب کے سب (اسماعیلیہ، نذیریہ، امیریہ، قاسمیہ، مرزائیہ، رشیدیہ، اشرفیہ) مرتد ہیں، باجماع امت اسلام سے خارج ہیں اور بیشک بزازیہ اور درر وغرر اور فتاوی خیریہ اور مجمع الانہر اور درمختار وغیرہا معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا کہ جو ان کے کفر وعذاب میں شک کرے خود کافر ہے، اور شفا شریف میں فرمایا ہم اسے کافر کہتے ہیں جو ایسے کو کافر نہ کہے جس نے ملت اسلام کے سوا کسی ملت کا اعتقاد کیا یا ان کے بارے میں توقف کرے یا شک لائے، اور بحر الرائق وغیرہ میں فرمایا جو بددینوں کی بات کی تحسین کرے یا کہے کچھ معنی رکھتی ہے یا اس کلام کے کوئی صحیح معنی ہیں اگر وہ بات کفر تھی تو یہ جو اس کی تحسین کرتا ہے یہ بھی کافر ہوجائے گا، اور امام ابن حجر نے کتاب الاعلام کی اس فصل میں جس میں وہ باتیں گنائی ہیں جن کے کفر ہونے پر ہمارے ائمہ اعلام کا اتفاق ہے فرمایا جو کفر کی بات کہے وہ کافر ہے اور جو اس بات کو اچھا بتائے یا اس پر راضی ہو وہ بھی کافر ہے انتہی۔

تو موافق ارشاد علمائے مکہ مکرمہ ومدینہ منورہ مطابق حکم المعتمد المستند نذیر حسین دہلوی وامیر احمد سہسوانی وقاسم نانوتوی ومرزا غلام احمد قادیانی ورشید احمد گنگوہی واشرف علی تھانوی اور ان سب کے مقلدین، متبعین ومعتقدین ومداح خواں باتفاق علمائے اعلام کافر ہوئے اور جو ان کو کافر نہ جانے ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی بلاشبہ کافر ہے چہ جائیکہ پیشوا اور سردار جانیں والعیاذ باللہ الکریم۔ وھو یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ[2] (اور وہ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ چلاتا ہے۔ت) ہم کو چونکہ اختصار منظور تھا لہذا ان گمراہوں گمراہ گروں کافروں کے وہ اقوال ملعونہ مردودہ جن پر حکم فسق وکفر لگایا گیا بالکل نقل نہیں کئے، اور ان اقوال پر علمائے حرمین نے جس قدر احکام لگائے ہیں ان میں صرف دس پانچ تحریر ہوئے، جو صاحب ان فرق باطلہ کے اقوال خبیثہ مع اسناد اور ان احکام علمائے اہل کمال پر اطلاع چاہیں وہ فتاوی الحرمین وحسام الحرمین مطالعہ فرمائیں۔

(۴) ایسے نازک وقت میں کہ ہر چہار طرف سے دین حق پر حملے ہورہے ہیں اور کتنی سخت بیکاری گی

---

[1] حسام الحرمین کتاب المعتمد المستند مکتبہ نبویہ لاہور ص ۳۱

[2] القرآن الکریم ۲/ ۱۴۲ و۲/ ۲۱۳ و۱۰/ ۲۵

بک گیا کہ خدا کے بیٹا ہو سکتا ہے، ملل ونحل میں کہتا ہے:

انه تعالٰی قادر ان یتخذ ولدا اذلو لم یقدر لکان عاجزا[1]	بیشک اللہ تعالٰی اس بات پر قادر ہے کہ وہ اولاد رکھے کیونکہ اگر اس پر قادر نہ ہوا تو عاجز ہوگا(ت)

س کا رد سبحٰن السبوح صفحہ ۳۴ و ۳۵ میں ملاحظہ ہو، اور شک نہیں کہ خدا کا بیٹا ہوگا تو ضرور وہ بھی مستحق عبادت ہوگا،

قال اللہ تعالٰی

"قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِیْنَ ﴿۸۱﴾"[2]	تم فرماؤ کہ رحمٰن کے کوئی بچہ ہے تو سب سے پہلے اس کا پوجنے والا میں ہوں۔

تو ثابت ہوا کہ وہابیہ کے نزدیک ہزاروں خدا مستحق عبادت ممکن ہیں، عقلی استحالہ تو یوں یار، رہا شرعی اس کے کھونے کو امکان کذب کیا تھوڑا تھا کہ جب خدا کی بات سچی ہونی ضرور نہیں، جہل مرکب ممکن مانا گیا، تو پوری رجسٹری ہو جائے گی کہ ممکن کہ دعوٰے توحید و مذمت شرک سے جو تمام قرآن کو نج رہا ہے سب بربنائے جہل مرکب و غلط فہمی ہو، اب لا الٰہ الا اللہ بھی ہاتھ سے گیا والعیاذ باللہ سبحنہ وتعالٰی۔ بالجملہ اللہ عزوجل پر جہل مرکب محال بالذات ہونے میں وہابیہ کو بھی اہل اسلام کا ساتھ دینے سے چارہ نہیں تو یہ مقدمہ کہ "جس بات کا حق جاننا خدا پر روا ہے وہ ضرور حق و بجا ہے" بدیہی یقینی بھی ہے اور مخالف کا تسلیمی الزامی بھی، اس کا نام مقدمہ ایمانیہ رکھئے

جب خدا وہابیہ دروہیت جو بات چاہے فرض کر لیجئے خواہ وہ ہمارے موافق ہو یا ہمارے احکام سے بھی زائد مثلا۔

(۱) اسمٰعیل دہلوی تو کافر تھا

(۲) گنگوہی، دیوبندی، نانوتوی، انبیٹھی، تھانوی وغیرہم وہابی سب کھلے مرتد ہیں۔

(۳) جو کذبِ الٰہی ممکن کہے ملحد ہے

(۴) تقویۃ الایمان، تنویر العینین، ایضاح الحق، صراط مستقیم تصانیف اسمٰعیل دہلوی، معیار الحق تصنیف نذیر حسین دہلوی، تحذیر الناس تصنیف نانوتوی، براہین قاطعہ تصنیف گنگوہی وغیرہا جملہ ذہابات انجوی سب کفری بول تجس ترازوں ہیں، جو یہ نہ جانے زندیق ہے۔

[1] الملل والنحل لابن حزم

[2] القرآن الکریم ۴۳ /۸۱

رسالہ

خالص الاعتقاد ۱۳۲۸ھ

(اعتقادِ خالص)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ط

بشرف ملاحظہ عالیہ حضرت والا درجت، بالا منزلت، عظیم البرکۃ حضرت مولٰنا مولوی سید حسین حیدر میاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم العلیہ، بعد تسلیم وآداب خادمانہ عارض۔

( ) حضرت والا کو معلوم ہوگا کہ وہابیہ گنگوہ ودیوبند وبالا تہ وتھانہ بھون ودہلی وسہسوان خذلہم اللہ تعالٰی نے اللہ عزوجل وحضور پر نور سید الانبیاء علیہم افضل الصلوۃ والثناء کی شان میں کیا کیا کلمات ملعونہ

نوٹ: یہ کتاب حضرت گرامی مرتبت سید حسین حیدر میاں صاحب مارہروی علیہ الرحمۃ کے ان خطوط کے جواب میں بطور رسالہ لکھی گئی جو موصوف نے بعض وہابیہ کی الزام تراشیوں سے پیدا شدہ صورت حال پر پریشان ہوکر تحقیق کے لیے مصنف علیہ الرحمۃ کو تحریر فرمائے تھے اور وہ خطوط چند صفحات قبل رسالہ کی تمہید میں مذکور ہیں۔

بکے، لکھے اور چھاپے، جن پر عامہ علماء عرب وہند نے ان کی تکفیر کی، کتاب حسام الحرمین مع تمہید ایمان وخلاصہ فوائد فتاوٰی حاضرِ خدمت ہیں۔ زیادہ نہ ہو تو صرف دو رسالے اولین تمہید ایمان وخلاصہ فوائد کو حرفاً حرفاً ملاحظہ فرمالیں کہ حق آفتاب سے زیادہ واضح ہے۔

(۲) اس کتاب مستطاب کی اشاعت پر خدا اور رسول (جل وعلا وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کے بدگویوں کی جو حالتِ اضطراب وپیچ وتاب ہے، بیان سے باہر ہے۔ دو سال سے اسی کتاب کی طبع کے بعد چیختے چلاتے اور طرح طرح کے غل مچاتے، پرچوں، اخباروں میں گالیوں کے انبار لگاتے، سَو سَو پہلو بدلتے، اِدھر اُدھر پلٹے کھاتے ہیں مگر اصل مبحث کا جواب دینا درکنار، اس کا نام لیے ہول کھاتے ہیں، بدگویوں میں مرتضٰی حسن چاندپوری دیوبندی اور ان کے یار غار ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد صرف اسی لیے قلم چلانے، بحثیں بدلنے، گالیاں چھاپنے کے لیے منتخب کیے گئے ہیں جن کے غل پر پانچ پانچ رسالے میرے احباب کے ان کو پہنچے ہوئے ہیں ان سب کو بھی جواب غائب اور پیچ بدستور، یہ تمام حال حضرت والا کو ملاحظہ رسالہ ظفر الدین الجید وظفر الدین الطیب واشتہار ضروری نوٹس واشتہار نیا زمانہ کے ملاحظہ سے واضح ہوگا۔ سب مرسل خدمت ہیں، اور زیادہ تفصیل احباب فقیر کے رسالہ کین کش پنجہ پیچ ورسالہ بارش سنگی ورسالہ پیکان جانگداز کے ملاحظہ سے ظاہر ہوگی۔ یہ سب زیر طبع ہیں، بعد طبع بعونہٖ تعالٰی ان سے کہہ دوں گا کہ ارسالِ خدمت اقدس کریں۔

(۳) اب چند امور ضروری مختصراً عرض کروں کہ بعونہٖ تعالٰی اظہارِ حق وابطالِ باطل کو بس ہوں۔

امر اوّل

وہابیہ کی افترا پردازیاں

ان چالوں کے علاوہ خدا ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بدگویوں نے ادھر یہ مکر کا نٹھا کہ کسی طرح معارضہ بالقلب کیجئے یعنی ادھر بھی کوئی بات ایسی نسبت کریں جس پر معاذ اللہ حکم کفر یا ضلال لگا سکیں۔

اس کے لیے مسئلہ غیب میں افترا چھاپنے شروع کیے۔

(۱) کبھی یہ کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا علم ذاتی بے اعطائے الٰہی مانتا ہے۔

(۲) کبھی یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا علم علم الٰہی سے مساوی جانتا ہے صرف قدم و

مسئلہ ۳۰: از مراد آباد مدرسہ اہلسنت بازار دیوان مرسلہ مولوی ابوالمسعود عبدالودود صاحب طالب علم مدرسہ مذکور یکم جمادی الاولٰی ۱۳۳۶ھ

وہابی جو مشہور ہیں وہ کون سا فرقہ ہے اور ان کی اصل کہاں سے نکلی اور ان کے عقائد کیا ہیں، اور ان کی بابت حدیث میں کیا وارد ہے؟

الجواب:

وہابی ایک بے دین فرقہ ہے جو محبوبانِ خدا کی تعظیم سے جلتا ہے اور طرح طرح کے حیلوں سے ان کے ذکر و تعظیم کو مٹانا چاہتا ہے ابتدا اس کی ابلیس لعین سے ہے کہ اللہ عزوجل نے تعظیم سیدنا آدم علیہ الصلوۃ والسلام کا حکم دیا اور اس ملعون نے نہ مانا اور زمانہ اسلام میں اس کا بانی ذوالخویصرہ تمیمی ہوا جس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی شانِ ارفع میں کلمہ توہین کہا اس کے بعد ایک پورا گروہ خوارج کا اس طریق پر چلا جن کو امیر المومنین مولٰی علی نے قتل فرمایا لوگوں نے کہا حمد اللہ کو جس نے ان کی نجاستوں سے زمین کو پاک کیا امیر المومنین نے فرمایا یہ منقطع نہیں ہوئے ابھی ان میں کے ماؤں کے پیٹوں میں ہیں باپوں کی پیٹھوں میں ہیں، کلما قطع قرن نشاء قرن جب ان میں کی ایک سنگت کاٹ دی جائے گی دوسری سر اٹھائے گی، حتی یکون اٰخرھم یخرج مع المسیح الدجال[1] ۔ یہاں تک کہ ان کا پچھلا گروہ دجال کے ساتھ نکلے گا۔ اس حدیث کے مطابق ہر زمانہ میں یہ لوگ نئے نئے نام سے ظاہر ہوتے رہے یہاں تک کہ بارھویں صدی کے آخر میں ابن عبدالوہاب نجدی اس فرقہ کا سرغنہ ہوا اور اس نے کتاب التوحید لکھی اور توحید الٰہی عزوجل کے پردے میں انبیاء و اولیاء علیہم الصلوۃ والسلام اور خود حضور اقدس سید الانام علیہ افضل الصلوۃ کی توہین دل کھول کر کی اس کی طرف نسبت کرکے اس گروہ کا نام نجدی وہابی ہوا۔ ہندوستان میں اس فتنہ ملعونہ کو اسمٰعیل دہلوی نے پھیلایا کتاب التوحید کا ترجمہ کیا اس کا نام تقویۃ الایمان رکھا، وہی عقیدہ وہ ہے جو تقویۃ الایمان میں کئی جگہ صاف لفظوں میں لکھ دیا کہ: اللہ کے سوا کسی کو نہ مان[2] ۔ اوروں کا ماننا محض خبط ہے۔[3]

اس کے متبعین جو گروہ ہیں عقائد میں سب ایک ہیں مگر اعمال میں یوں متفرق ہوئے کہ ایک فرقہ نے

---

[1] کنز العمال حدیث ۳۱۲۲۲ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/ ۲۰۵

[2] تقویۃ الایمان الفصل الاول مطبع علیمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور ص ۱۲

[3] تقویۃ الایمان مقدمۃ الکتاب مطبع علیمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور ص ۵

(۳) مولوی قاسم دیوبندی و مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی اشرف علی تھانوی و مولوی محمود حسن دیوبندی کس مذہب کے لوگ ہیں؟ ان کے ساتھ کیسا خیال رکھنا چاہیے؟ ارشاد فرمایا جائے کہ ہم سنیوں کو تقویت حاصل ہو۔ بینوا توجروا (بیان کرو اجر دیے جاؤ گے۔ ت)

الجواب:

تعزیہ بنانا گناہ ہے کفر نہیں، کافر کہنے والا مسلمان کو کافر کہتا ہے اور اس حدیث میں داخل ہوتا ہے کہ بخاری اور مسلم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

من قال لاخیہ یاکافر فقد باء بہا احدھما فان کان کما قال والا رجعت علیہ۔[1]	یعنی جو بظاہر کسی مسلم کو کافر کہے دونوں میں سے ایک پر یہ بلا ضرور پڑے۔ اگر واقع میں کافر ہے تو خیر ورنہ یہ کہنا اس کہنے والے ہی پر پلٹ آئے گا۔

اور اس کی اولاد کو حرامی کہنا اس آیہ کریمہ میں داخل ہے:

"اِنَّ الَّذِیۡنَ یَرۡمُوۡنَ الۡمُحۡصَنٰتِ الۡغٰفِلٰتِ الۡمُؤۡمِنٰتِ لُعِنُوۡا فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ ۪ وَ لَہُمۡ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ﴿ۙ۲۳﴾"۔[2]	وہ جو پارسا بے خبر ایمان والیوں کو زنا کی تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔

قیام مجلس مبارک کو بدعت سیئہ اور حاضری اعراس طیبہ کو لغو سمجھنا شعار وہابیہ ہے، اور وہابیہ سنی کیا مسلمان بھی نہیں کہ اللہ و رسول کی علانیہ توہین کرتے ہیں، اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

"قُلۡ اَبِاللّٰہِ وَ اٰیٰتِہٖ وَ رَسُوۡلِہٖ کُنۡتُمۡ تَسۡتَہۡزِءُوۡنَ ﴿۶۵﴾ لَا تَعۡتَذِرُوۡا قَدۡ کَفَرۡتُمۡ بَعۡدَ اِیۡمَانِکُمۡ ؕ"۔[3]	ان سے فرمادو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر ہوچکے اپنے ایمان کے بعد۔

---

[1] صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان حال ایمان من قال لاخیہ المسلم یاکافر قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۵۷، صحیح البخاری کتاب الادب باب من اکفر اخاہ بغیر تاویل فہو کما قال قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۹۰۱

[2] القرآن الکریم ۲۴/ ۲۳

[3] القرآن الکریم ۹/ ۶۵ و ۶۶

ہاں بالفرض اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ وہابیت وہابیہ سے جدا ہو وہابیہ کو گمراہ وبددین، دیوبندیہ کو کفار مرتدین جانتا مانتا ہو صرف قیام وعرس میں کلام رکھتا ہو تو شخص اس وجہ پر اسے سنیت وحنفیت سے خارج نہ کہا جائے گا مگر آج کل یہ فرض از قبیل فرض باطل ہے، آج وہ کون ہے کہ ان میں کلام کرے اور ہو سنی بالعلم مگر یہ تقیہ کہ وہابیہ میں روافض سے کچھ کم نہیں،

(۲) دونوں میدانِ کفر میں کفر سی ؏ رہان ہیں، دونوں کے پیچھے نماز باطل محض جیسے مسیح چرن یا کنگا دین کے پیچھے۔

کما حققناہ فی النھی الاکید عن الصلوۃ وراء عدی التقلید وغیرہ من کتبنا وفتاونا۔	جیسا کہ ہم نے اس کی تحقیق اپنے رسالہ النھی الاکید عن الصلوۃ وراء عدی التقلید اور دیگر کتب و فتاوٰی میں کردی ہے۔(ت)

فتح القدیر شرح ہدایہ میں ہے:

روی محمد عن ابی حنیفۃ وابی یوسف رضی اللہ تعالٰی عنہم ان الصلوۃ خلف اھل الھواء لایجوز۔[1]	امام محمد علیہ الرحمہ نے امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما سے روایت فرمایا کہ بدمذہب کے پیچھے نماز جائز نہیں(ت)

بظاہر غیر مقلد دیوبندیہ سے بدتر ہیں کہ عقائدِ کفر وضلال میں دونوں متحد اور ان میں انکار تقلید وبدگوئی ائمہ زائد خود امام الدیابنہ رشید گنگوہی کے فتاوٰی حصہ دوم صفحہ ۲۱ میں ۳ گروہ غیر مقلد میں نذیر حسین دہلوی کی نسبت ہے۔

ان کو مردود اور خارج اہل سنت سے کہنا بھی سخت بے جا ہے[2]۔

عقائد میں سب متحد مقلد اور غیر مقلد ہیں۔ اور مفتی سے اگر غیر مقلدین اور دیوبندیہ کے بارے میں سوال ہوگا تو دیوبندیوں پر حکم سخت تردے گا کہ اس کا مطمح نظر وصف عنوانی ہے ترک تقلید وبدگوئی ائمہ کو دیوبندیہ کے ان اقوال سے کیا نسبت ہے جو سرگروہانِ دیابنہ گنگوہی، نانوتوی وتھانوی کے ہیں کہ ابلیس کو علم غیب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لیے مانے تو صریح مشرک۔

؏: دونوں ریس کے گھوڑوں کی مانند ہیں جو ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔

---

[1] فتح القدیر کتاب الصلوۃ باب الامامۃ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/ ۳۰۴

[2] فتاوٰی رشیدیہ مولوی نذیر حسین اہلحدیث کو برا کہنے کا حکم محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب کراچی ص ۱۸۵